

اکائی 1- تدریس کا تصور، تدریس کے اغراض اور مقاصد

(Concept of Teaching; Aims and Objectives of Teaching)

اکائی کے اجزا

- 1.0 تعارف (Introduction)
 - 1.1 مقاصد (Objectives)
 - 1.2 تدریس کے معنی اور مفہوم (Meaning and definitions of Teaching)
 - 1.3 درس و تدریس کا تصور (Concept of Teaching)
 - 1.4 ہندوستان میں درس و تدریس کا قدیم زمانہ سے موجودہ دور تک کا بدلتا ہوا تصور
- (The evolving concept of teaching and learning in India from antiquity to the present)
- 1.5 تدریس کے اغراض و مقاصد (Aims and Objectives of Teaching and Learning)
 - 1.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)
 - 1.7 فرہنگ (Glossary)
 - 1.8 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercises)
 - 1.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1.0 تمہید (Introduction)

معاشرہ میں جمہوری نظریہ کے حامل منتظمین، معاشرے کے تمام باشندگان کی مشترکہ فلاح بہبود کے لیے ضروری چیزوں کا اہتمام کرتے ہیں اور معاشرے کی حتمی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے کچھ سماجی اداروں کا نظم کیا جاتا ہے۔ یہ سماجی ادارے اپنی ذمہ داری کو انجام دینے کے لیے ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں۔ اس میں تعلیم کا نظم و نسق اولین اہمیت کا حامل ہے، جس سے معاشرہ کی ضرورت کو پورا کیا جاتا ہے، معاشرے کو ترقی کی طرف گامزن کیا جاتا ہے اور ہماری آنے والی نسلوں کی بھی فلاح کی جاتی ہے۔ اس کام کو مکمل کرنے کے لیے ہم معاشرے کی تعلیم و تربیت کی طرف رخ کرتے ہیں، تاکہ اس کے ذریعے معاشرے کے ہر نوجوان شخص میں معاشرے کی ضرورت، معاشرے کی ترقی و فلاح اور معاشرے کی حفاظت کے لیے ذمہ داریوں کا احساس پیدا کیا جاسکے۔ تعلیم کا اولین مقصد معاشرے کی زندگی کے پیچیدہ مسائل کو بہتر طریقہ سے حل کرنے، معاشرے کی تعاون پر مبنی ترقی و فلاح کرنے، معاشرہ کے ہر شخص کو اپنی خصوصی انفرادی

صلاحیتوں اور سوجھ بوجھ سے معاشرے کی زندگی کو خوشگوار بنانا ہے۔ مگر تعلیم کی کامیابی کمرہ جماعت میں درس و تدریسی ماحول اور انسانی فطرت کے سائنسی علم و عمل سے آسان ہو جاتی ہے، طلباء و طالبات تدریسی ماحول میں ہی مقصود نشوونما حاصل کرتے ہیں اور ایک اچھا استاد عام طور پر ایک سائنسدان کے ساتھ ساتھ ایک اچھا فنکار بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔ اساتذہ ہی طلباء و طالبات کی تخلیقی صلاحیتوں کو حاصل کرنے کے راستے تلاش کرنے میں طلباء کی مدد فراہم کرتے ہیں کہ جس سے طلباء و طالبات ایک ایسی زندگی گزارنے کے لیے تیار ہو جائیں جہاں وہ اپنے کاموں، رشتوں اور زندگی کے تمام مثبت اور منفی حالات کا سامنا کر سکیں اور اپنی کارکردگی سے مطمئن بھی رہ سکیں۔ اس اکائی میں ہم درس و تدریس کے انہیں تمام پہلوؤں کے ساتھ ساتھ درس و تدریس کے اغراض و مقاصد پر بھی بحث کریں گے۔

1.1 مقاصد (Objectives)

- اس اکائی کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:
- درس و تدریس کے معنی اور مفہوم کو سمجھ سکیں۔
 - درس و تدریس کی تعریف بیان کر سکیں۔
 - درس و تدریس کے تصور اور دائرہ کار کو سمجھ سکیں۔
 - درس و تدریس کے قدیم دور، قرون وسطیٰ اور جدید دور کی تبدیلیوں کو سمجھ سکیں۔
 - درس و تدریس کے اغراض و مقاصد کو سمجھ سکیں۔

1.2 تدریس کے معنی اور مفہوم (Meaning and definitions of Teaching)

تدریس ایک ایسا فن ہے جو کہ سائنس اور آرٹ دونوں مہارتوں سے مل کر عمل میں آتا ہے۔ موثر تدریس کے لیے اساتذہ کچھ عام و خاص تدریس کے عین مطابق اصولوں پر عمل کرتے ہوئے تدریسی مقاصد کو حاصل کرتے ہیں۔ درس و تدریس اساتذہ اور طلباء کے درمیان ایک تعامل ہوتا ہے جہاں ایک کم تجربہ کار طالب علم ایک تجربہ کار ماہر سے مختلف عنوانات پر علم حاصل کر اس عنوان پر عبور حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تدریس اساتذہ کی طرف سے ایک ایسی رہنمائی ہے جو طلباء کی نقل و حرکت میں مثبت بدلائوں لانے، طلباء کو ہدایت فراہم کرنے اور اکتسابی تجربات کی حوصلہ افزائی فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ معاشرے کے کلچر، ثقافت اور اقدار کی پاسبانی کرنے میں طالب علم کو اپنے معاشرے کے ساتھ ہم آہنگی کرنے کے قابل بناتی ہے۔ تدریس ایک ایسا عمل بھی ہے جس سے ہم معاشرے کے طے شدہ مقاصد کی حصولیابی کرتے ہیں جس میں طلباء کے ساتھ ساتھ اساتذہ کی بھی شمولیت لازمی ہے۔

درس و تدریس ایک سماجی عمل ہے اور اس درس و تدریس کے عمل کی وضاحت کرنا بہت ہی مشکل ہے، مگر جب ہم درس و تدریس کا کسی ایک مخصوص عمل کے ساتھ تعلق قائم کرنے اس کو عملی جامہ پہناتے ہیں تو اس کی وضاحت با آسانی کر سکتے ہیں۔ فن تدریس (Pedagogy) میں تعلیمی عمل کو ماہرین نے دو طرح سے واضح کرنے کی کوشش کی ہے، جس میں ایک ”سائنٹفک“ طریقہ جو کہ جدید

تعلیمی آلات، حربوں، ترکیبوں، طرزوں اور تکنیکیوں کے استعمال کی سفارشات کرتا ہے اور جس سے ہم طلباء کے اکتسابی عمل کو مثبت انداز میں تبدیل کرتے ہیں۔ اور دوسرا ”آرٹ“ جس میں اساتذہ کی فنی مہارتوں کا احاطہ کیا جاتا ہے اور علم کو دل چسپ زاویوں میں رکھ کر اکتسابی عمل کو مکمل کیا جاتا ہے۔

تدریس کی تعریف (Definitions of Teaching)

درس و تدریس ایک مشکل عمل ہے جس کی وضاحت کرنے کے لیے ہمیں اسے مختلف ماہرین کی رائے کی نظر سے سمجھنا پڑیگا۔

(H.C. MORRISON, 1934)

"Teaching is an intimate contact between the more mature personality and a less mature one which is designed to further the education of the latter".

H.C. Morrison کے مطابق:- ” تدریس وہ عمل ہے جس میں ایک ماہر کسی نا تجربہ کار شخص (طالب علم) کے ساتھ تعلق قائم کرتا ہے اور اس کے لیے مستقبل میں مزید تعلیم کی پیش بندی کرتا ہے“ درس و تدریس کی یہ تعریف درس و تدریس میں اساتذہ کے کردار کو واضح کرنے کی ایک کوشش ہے جو درس و تدریس میں اساتذہ کی اہمیت اور طلباء کی مکمل نشوونما کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

(JOHN BRUBACHER, 1939)

"Teaching is an arrangement and manipulation of a situation in which there are gaps or obstructions which an individual will seek to overcome and from which he will learn in the course of doing so".

John Brubacher کے مطابق:- ” تدریسی عمل ایک ایسا عمل ہے جس میں طلباء کے لیے کچھ کام کو انجام دینے کے لیے خالی جگہ چھوڑ دی جاتی ہیں، اور مشکلات پیدا کی جاتی ہیں۔ جنہیں طلباء خود حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جو طلباء کے اکتسابی عمل اور خود اعتمادی پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔“ اس تعریف میں تدریس کی تمام تر کارکردگیوں میں طلباء و طالبات کو فوقیت فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور واضح کیا گیا ہے کہ طلباء خود عمل کر کے اکتسابی تجربات حاصل کر سکیں۔

(B.O. SMITH, 1960)

"Teaching is a system of actions intended to Induce learning "

B.O. Smith کے مطابق:- ” تدریس کارکردگیوں (مشاغل) کا ایک ایسا نظام ہے جس کا مقصد مؤثر اکتسابی تجربات کی

حصولیابی کرنا ہے“

درس کی اس تعریف میں بھی طلباء کے اکتسابی تجربات کی حصولی کو اولین فوقیت فراہم کی گئی ہے۔

(N.L. GAGE (1962)

"Teaching is a form of interpersonal influence aimed at changing the behaviour potential of another person".

N.L. Gage کے مطابق:- ”تدریس ایک شخص پر باہمی اثر و رسوخ قائم کرنے کی ایک صورت ہے، جس کا مقصد کسی شخص

کے طرز

(B.O. SMITH, 1963)

"Teaching is a system of actions involving an agent, an end in view and a situation including two sets of factors those over which the agent has no control (class size, characteristics of pupils, physical facilities, etc.) and those which he can modify (such as techniques and strategies of teaching."

B.O. Smith کے مطابق:- ”تدریس ایک ایسا نظام ہے جس میں ایک اہم شخص کسی نقطہ نظر یا کسی صورت حال پر کام کرتا ہے

، جس میں دو عناصر (طلبا و اساتذہ) کی شمولیت رہتی ہے۔ اس نظام میں کچھ عوامل ایسے ہوتے ہیں جس پر اساتذہ کا کوئی کنٹرول نہیں ہوتا ہے جیسے (کمرہ جماعت، کمرہ جماعت کا سائز، طلبا کی جسمانی خصوصیات وغیرہ) اور کچھ عوامل جس میں وہ ترمیم کر سکتا ہے جیسے (سوال پوچھنے، ہدایتیں فراہم کرنے، معلومات کی ساخت، خیالات کو یکجا کرنا وغیرہ)“

اس تعریف کی روشنی میں ہم اساتذہ و طلبا کے درمیان تدریسی تعامل کا ایک منظر دیکھ سکتے ہیں، چونکہ درس و تدریس ایک باہمی تعاون کا عمل ہے۔

(EDMUND AMIDON, 1967)

"Teaching is defined as an interactive process, primarily involving classroom talk which takes place between teacher and pupil and occurs during certain definable activities".

Edmund Amidon کے مطابق:- ”درس کی تعریف ہم اس طرح بیان کر سکتے ہیں کہ یہ ایک تعاملی عمل ہے جس میں بنیادی

طور پر درجہ میں اساتذہ اور شاگرد کے درمیان گفتگو شامل رہتی ہے جو کہ مختلف کارکردگیوں کے دوران عمل میں آتی ہے“

درج بالا تمام تعلیمی ماہرین کے نظریات کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ درس و تدریس ایک ایسا عمل ہے جو اساتذہ اور طلبا کے

درمیان اشتراک کو ظاہر کرتا ہے، اساتذہ کی اہمیت کو واضح کرتا ہے، طلبا کی اکتسابیت کو متاثر کرتا ہے وغیرہ۔ درس و تدریس کا اصل مقصد طلبا کے اندر مقصود تبدیلی لانا ہے جس کا عملی انداز الگ الگ ماحول میں الگ الگ ہو سکتا ہے۔

تعلیمی عمل کے اعتبار سے تدریس کے اقسام

تعلیمی ماحول کے اعتبار سے درس و تدریس عام طور پر تین طریقہ پر مبنی ہوتا ہے۔

1. **روایتی تعلیم (Formal Education):** روایتی تعلیم میں درس و تدریس کے مقاصد، طریقہ تدریس، وقت، جگہ کے ساتھ ساتھ طلباء کی عمر، ذہنی صلاحیتیں، روایات و رجحانات، عملی مہارتوں میں تبدیلیاں وغیرہ طے شدہ ہوتی ہیں اور مقررہ وقت، جگہ اور مقاصد کے اعتبار سے رو بہ رو (اساتذہ اور طلباء آمنے سامنے) رہ کر حاصل و فراہم کی جاتی ہیں۔ اسکولی تعلیم اس کی ایک مثال ہے۔
2. **غیر روایتی تعلیم (Informal Education):** غیر روایتی تعلیم کے مقاصد جگہ وقت وغیرہ طے شدہ نہیں ہوتے، بلکہ طلباء کسی بھی جگہ پر اپنے خود کے تجربات، احساسات، نظریات یا مشاہدات کی بنیاد پر اچانک اکتسابی عمل کو حاصل کرتے ہیں اور ایک نئی جانکاری یا سبق حاصل کرتے ہیں۔ جیسے کھیل کے میدان میں، دوستوں کی محفل میں، کسی حادثہ سے یا پھر کسی شخص سے متاثر ہو کر ہم کچھ نہ کچھ سیکھ جاتے ہیں، جو کہ غیر روایتی تعلیم کے زمرہ میں آتا ہے۔
3. **ہم روایتی تعلیم (Non-Formal Education):** ہم روایتی تعلیم میں وہ تمام درس و تدریسی مواد شامل رہتا ہے جس کی تعلیمی نوعیت روایتی تعلیم سے الگ ہو، جس درس و تدریس کی جگہ وقت مقرر نہ ہو مگر ایک مقصد کے تحت عمل میں لائی جائے جیسے فاصلاتی تعلیم، MOOC کے کورس، SWAYAM کے کورس وغیرہ۔

کارکردگیوں کی بنیاد پر تدریسی عوامل

کار عمل اور کارکردگیوں کی بنیاد پر تدریس کے اقسام

- زبان سے بیان کر کے (By Telling): اس طریقہ کے درس و تدریس میں زبانی تشریحات بیان کر دے فراہم کیا جاتا ہے۔ جس میں مختلف مثالیں، حکایتیں اور مختلف طریقہ کے ہدایتی عمل کی شمولیت رہتی ہے۔
- دکھا کر (By Showing): اس طرح کی تدریس میں ہم طلباء کے سامنے مختلف تدریسی آلات کی مدد سے درس فراہم کرتے ہیں، جس میں سماعت کی جگہ مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ جیسے چارٹ، ماڈل، ویڈیو، لیب میں مختلف تجربات اور دیگر پروجیکٹ وغیرہ۔
- خود کر کے سیکھنا (By Doing): اس طرح کی درس و تدریس میں ہم طلباء کی کارکردگیوں پر مشتمل اکتسابی تجربات فراہم کرتے ہیں جس سے طلباء اپنی لیاقتوں اور صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ کمزوریوں کو بھی سمجھ جائیں اور اپنی حدود قائم کر لیں۔

تنظیم کے اعتبار سے

درجہ میں تنظیم کے اعتبار سے درس و تدریس کی عام طور پر تین قسمیں ہوتی ہیں۔

1. **آمرانہ درس (Autocratic Teaching):** اس طرح کے درس و تدریس میں اساتذہ حرکت میں رہتے ہیں اور طلباء و طالبات سماعت کر علم حاصل کرتے ہیں۔ آمرانہ درس و تدریس اساتذہ مرکوز ہوتی ہے اور اعلیٰ درجہ یا پھر بہت زیادہ مواد پیش کرنے کے لیے بڑے درجہ (تعداد میں زیادہ طلباء) میں استعمال میں لائی جاتی ہے۔
2. **جمہوری درس (Democratic):** جمہوری درس و تدریس طلباء مرکوز ہوتی ہے اور یہاں پر طلباء اپنی کارکردگی، اپنی صلاحیتوں

اور اپنی دلچسپی کے اعتبار سے درس و تدریس میں شمولیت رکھتے ہیں، طلباء سوال و جواب کرتے ہیں، آپس میں تبادلہ خیال کرتے ہیں اور اپنی کارکردگیوں سے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

3. آزادانہ درس (Laissez-faire): آزادانہ درس میں اساتذہ صرف درس و تدریس کا ماحول، تدریسی ذرائع ابلاغ اور ہدایتیں تیار کرتے ہیں اور طلباء اپنے مقاصد، ضرورت، دلچسپی، روایات و رجحانات، ذہنی صلاحیتوں کے اعتبار سے علم حاصل کرتے ہیں اساتذہ صرف ماحول تیار کرتے ہیں اور طلباء کا مشاہدہ کرتے ہیں اور بوقت ضرورت طلباء کی رہنمائی اور بازسازی فراہم کرتے رہتے ہیں۔

مقاصد کے اعتبار سے

مقاصد کے اعتبار سے بھی درس و تدریس کو تین طریقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

بجائے ایس بلوم نے مقاصد کی درجہ بندی کا خاکہ 1956ء میں پیش کیا جو تین علاقوں پر مشتمل ہے۔

1. ذہنی علاقہ کا درس (Teaching of Cognitive Domain): ذہنی علاقہ کا درس طلباء کی ذہنی صلاحیتوں کی نشوونما کرنے سے تعلق رکھتا ہے جس میں، معلومات، تفہیم، اطلاق، تجزیہ، تعین قدر اور تخلیق شامل رہتی ہے۔ ان تمام عناصر کی نشوونما مضامین کے درس سے فراہم کر کے تعلیم کے مقاصد کا حصول کیا جاتا ہے۔

2. جذباتی علاقہ کا درس (Teaching of Affective Domain): جذباتی علاقہ کے درس و تدریس میں طلباء کی دلچسپی، روایات و رجحانات، اقدار کے ساتھ ساتھ اکتسابی عوامل کو منظم کرنا بھی مقصود ہوتا ہے اور طلباء کی کردار سازی کی جاتی ہے۔

3. حسی و حرکی علاقہ کا درس (Teaching of Psychomotor Domain): حسی و حرکی علاقہ کے درس و تدریس میں طلباء کی کارکردگیوں (جسمانی اعضاء) کی تربیت کے ساتھ ساتھ طلباء کے عادات کو منظم کرنے کا درس فراہم کرنا مقصود ہوتا ہے۔

مرحلے کے اعتبار سے

درس و تدریس کے تین مراحل ہوتے ہیں۔

1. میموری لیول (Memory Level): میموری لیول یا یادداشت پر مبنی مرحلہ میں تدریس صرف یادداشت پر مبنی ہوتی ہے جس میں کسی چیز کی پہچان، کسی لفظ کا مطلب، نظریات، حقائق، عام معلومات، مختلف فارمولے اور حقائق کو ذہن نشین کرنے کا درس فراہم کیا جاتا ہے۔

2. تفہیم کا مرحلہ (Understanding Level): تفہیم کے تدریسی مرحلے میں اساتذہ طلباء کو مواد مضمون سے تعلق رکھتی ہوئی سمجھ فراہم کرتے ہیں۔ جس میں تربیت کے ساتھ ساتھ مواد مضمون کے نظریات و تجربات، حقائق اور مسائل کی تفہیم شامل ہوتی ہے۔ جس میں طلباء اپنی ذہنی صلاحیتوں کے اعتبار سے اکتسابی عوامل اور تجربات حاصل کرتے ہیں۔

3. عکاسی کا مرحلہ (Reflective Level): اس مرحلہ میں طلباء اپنی صلاحیتوں کے اعتبار سے اپنے مسئلوں کا حل تلاش کرتے ہیں، تخلیق کاری کرتے ہیں، تحقیق کرتے ہیں اور نئے نظریات پیش کرتے ہیں۔

تدریس میں شامل عناصر

عام طور پر روایتی تدریسی عمل میں مندرجہ ذیل عناصر کی شمولیت رہتی ہے۔

1. طلباء و طالبات: درس و تدریس کے عمل میں طلباء و طالبات کو موجودہ دور میں اولین اہمیت حاصل ہے، تعلیم کے تمام عوامل طلباء کے ارد گرد ہی گھومتے ہیں اور طلباء و طالبات کی عمر، ضرورت، ذہنی صلاحیتوں، جسمانی نشوونما کے لیے ہی تمام تعلیمی کورس تشکیل دیے جاتے ہیں۔
2. مواد مضمون: تعلیم کے عمل میں تدریس سے ہی مقاصد کا حصول ہوتا ہے اور مقاصد مواد مضمون سے اخذ کیے جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے طلباء کے بعد مضمون کی اہمیت کو درکنار نہیں کیا جاسکتا، چونکہ تعلیم کے تمام عوامل کو مواد مضمون کی تدریس سے ہی مکمل کیا جاتا ہے۔
3. اساتذہ: موجودہ دور میں اساتذہ کو تعلیمی عمل میں تیسرا مقام حاصل ہے۔ درس و تدریس میں آج اساتذہ کا کام صرف سہولتیں فراہم کرنے اور تعلیمی ماحول قائم کرنے طلباء کا مشاہدہ کرنے اور طلباء کو بازرسانی فراہم کرنے تک ہی محدود ہو کر رہ گیا ہے، مگر آج بھی تدریس کے عمل میں اساتذہ کے رول کو درکنار کرنا ناممکن ہے۔ اساتذہ ہی درس و تدریس کے عمل کی کامیابی منحصر ہوتی ہے مگر تعلیمی و تدریسی عمل میں طلباء و طالبات کو اولیت دینا ایک حقیقی عمل ہے۔
4. تکنیکی عناصر: جدید دور میں ہم بغیر تکنیکی مدد کے تدریسی عمل کی کامیابی کا تصور بھی نہیں کر سکتے، اس لیے آج کے دور میں درس و تدریس میں تکنیکی آلات، ترسیلی ذرائع ابلاغ اور ٹکنالوجی کے مختلف آلات و حربات کا استعمال ہم موثر اکتسابی تجربات حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں۔ اور اب درس و تدریس سے تکنیک کو جدا نہیں کیا جاسکتا یہ تدریس کا ایک اہم جزو ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: کار عمل اور کارکردگیوں کی بنیاد پر تدریس کے اقسام بیان کیجیے۔

سوال: روایتی تدریسی عمل میں اہم عناصر کی نشاندہی کیجیے۔

1.3 درس و تدریس کا تصور (Concept of Teaching)

درج بالا تدریس کے معنی، مفہوم اور تعریف سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ تدریس اپنے وسیع تر معنوں میں، ایک ایسا عمل ہے جو سیکھنے میں سہولت فراہم کرتا ہے، تدریس ہی علم، ہنر اور صفات کا اطلاقی عمل ہے جو کسی فرد یا کسی معاشرے کی تعلیمی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے ایک خصوصی عمل کے طور پر بنایا گیا ہے، جس سے معاشرے کے ساتھ ساتھ طلباء و طالبات کی ضرورتوں کو بھی پورا کیا جاتا ہے۔ تدریس ایک اطلاقی عمل ہے، جس میں تعلیمی سرگرمیوں کو منتخب کیا جاتا ہے اور ان سرگرمیوں سے تعلیمی ہدف کو حاصل کیا جاتا ہے، جو کہ تدریسی پیشہ کی ذمہ داری ہے۔ اس کے ساتھ ہی تدریسی عمل کا ایک اہم فریضہ یہ بھی ہے کہ وہ نصاب میں طے شدہ امور کو پورا کرے اور طلباء

کو سیکھنے کے پورے مواقع فراہم کرے، تدریسی اقدار کو حاصل کرنے، طلباء کی سماجی ہم آہنگی کے لیے رہنمائی فراہم کرے۔ اساتذہ درس و تدریس کے مختلف طریقوں عوامل اور کارکردگیوں سے طلباء میں مثبت خود اعتمادی اور خود آگاہی کی نشوونما کرتے ہیں۔ اگرچہ اساتذہ کا کام صرف درجہ تک ہی محدود رہتا ہے لیکن اساتذہ اور طلباء کے درمیان تعامل کا صرف یہیں ایک واحد عمل تسلیم نہیں کیا جاتا۔ تعلیم میں تدریس کی منصوبہ بندی اس لیے کی جاتی ہے کہ انسان اپنی شروعاتی زندگی میں ہی کچھ سیکھ لے اور اپنے سماج، کلچر اور ثقافت کو محفوظ رکھ کر ان کے ترقیاتی عمل میں اپنا بھی نام درج کروا سکے۔ ہم تدریس کی نوعیت کو درج ذیل طریقے سے بھی واضح کر سکتے ہیں۔

- تدریس ایک سائنس ہے: بہت سے ماہرین کا خیال ہے کہ درس صرف سائنسی طریقہ، سائنسی تکنیکوں اور سائنسی تجربات پر ہی مبنی ہے۔ اس لیے درس ایک سائنسی عمل ہے۔
- تدریس ایک فن ہے: بہت سے ماہرین مانتے ہیں کہ تدریس ایک فن ہے اور اساتذہ کی فنی (Artistic) مہارتیں تدریسی عمل کو موثر بناتی ہیں اور طلباء کے اکتسابی تجربات کو قائم رکھتی ہیں۔
- تدریس ایک سماجی اور ثقافتی عمل ہے: تعلیم کے مقاصد معاشرے کے لیے اور معاشرے کے ذریعہ عمل میں لائے جاتے ہیں اور تدریس ان کی راہ ہموار کرتی ہے اس لیے یہ ایک سماجی اور ثقافتی عمل ہے۔
- تدریس علم کا وسیلہ ہے: تدریسی عمل سے طلباء ان چیزوں کے بارے میں جانکاری حاصل کرتے ہیں، جس کی جانکاری ان طلباء کے لیے اہم اور مفید ہوتی ہے مگر یہ علم وہ خود حاصل نہیں کر سکتے۔ علم و عمل کا باہمی تعاون تدریس کا ایک لازمی جز ہے۔
- تدریس ایک تعاملی عمل ہے: تدریس طالب علم، اساتذہ اور تدریسی وسائلوں کے درمیان قائم کیا گیا ایک تعاملی (Coordinated) عمل ہے، جو طلباء کی رہنمائی کرنے، ترقی فراہم کرنے کی طرف گامزن کرتا ہے۔
- تدریس ایک ترقیاتی عمل ہے
- تدریس کردار و عادات میں تبدیلی کا ایک عمل ہے۔
- تدریس ایک سائنس ہونے کے ساتھ ایک فنی مہارت بھی ہے۔
- تعلیم ایک روایتی عمل ہے، جو طلباء اور اساتذہ کے باہمی تعاون پر مبنی ہے۔
- تدریس ایک مشاہدہ، ایک پیمائش اور جانچ کے ساتھ ساتھ ایک قابل اعتماد ترمیم بھی ہے۔
- تدریس ایک ہنر مند پیشہ ہے، ہر قابل استاد سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ تدریس کے عمومی طریقوں سے واقفیت رکھتا ہو۔
- تدریس سے اکتسابی عمل پروان چڑھتے ہیں۔
- تدریس ایک شعوری اور لاشعوری عمل بھی ہے۔
- تدریس یادداشت کی سطح سے عکاسی کی سطح تک موجود رہتا ہے۔

اچھے درس کی خصوصیات

تدریس تعلیم کے مقاصد کو حاصل کرنے کا ایک عمل ہے، جس میں اساتذہ کے ساتھ ساتھ طلباء، مواد مضمون اور مختلف تکنیکی عوامل کی شمولیت رہتی ہے اور ان سبھی عناصر کا استعمال کرنا اچھے درس کے لیے ضروری ہے۔ اچھے درس کے لیے درج ذیل خصوصیات کا ہونا لازمی ہے۔

- مطابقت: تدریسی عمل میں مواد مضمون، تدریسی حکمت عملیوں، طریقہ تدریس اور تدریسی وسائل کے ساتھ ساتھ تدریسی عوامل اور کارکردگیوں کی نصاب کے ساتھ موافقت ہونا لازمی تسلیم کیا جاتا ہے۔
- سیکھنے کے لیے مناسب وقت: نصاب کی تدوین کرتے وقت مقاصد میں شامل کارکردگیوں کو تدریسی عمل سے حاصل کرنے کے لیے درس کا مناسب وقت فراہم کیا جانا چاہیے۔
- تدریس کی مناسب ساخت: ایک اچھے درس میں طلباء کو مصروفیت کے ساتھ ساتھ حوصلہ افزائی، طلباء کی تفہیم کا مطالعہ، بازرسائی اور کمک بھی فراہم کی جاتی ہے۔
- اچھی تدریس میں درجہ کا ماحول اکتساب کے لیے سازگار بنایا جاتا ہے، جس میں درجہ کی آب و ہوا، روشنی، طلباء اور اساتذہ کے درمیان باہمی مثبت تعلقات، طلباء کے آپسی تعلقات، درجہ میں نظم و ضبط، حفاظت اور سکون کا احساس پیدا کیا جانا لازمی ہے۔
- اچھے درس کی خصوصیات میں اساتذہ کی مہارتوں اور لیاقتوں کے ساتھ ساتھ ترقیاتی مہارتیں، مواد مضمون پر عبور، طلباء کی حوصلہ افزائی اور طلباء کی رہنمائی کرنا بھی شامل رہتا ہے جو کہ ایک قابل استاد کا اہم فریضہ ہے۔
- تدریس طلباء کو مطلوبہ معلومات فراہم کرنے کا ایک وسیلہ ہے۔
- درس سے طلباء میں سیکھنے کے لیے تحریک پیدا ہوتی ہے۔
- اچھے درس کے لیے اچھی منصوبہ بندی ضروری ہے۔
- طلباء اچھے درس میں سرگرم رہتے ہیں۔
- اچھا درس منتخب علم کو حاصل کرنے کی طرف مائل کرتا ہے۔
- اچھا درس عام طور پر طلباء کو زور اور جمہوری نظریہ کا حامل ہوتا ہے۔
- اچھا درس تدریس ہمدردانہ اور رحم دلی کے اثرات سے پر ہوتا ہے۔
- اچھا درس طلباء اور اساتذہ کے باہمی تعاون پر مبنی ہوتا ہے۔
- اچھا درس اساتذہ کی سابقہ معلومات پر مبنی ہوتا ہے۔
- اچھا درس جذباتی استحکام پیدا کرتا ہے۔
- اچھا درس طلباء کو ہم آہنگ ہونے میں مدد فراہم کرتا ہے۔
- اچھا درس بدلتے ہوئے تعلیمی، سماجی نظام کے لیے آنے والی نسلوں کو تیار کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

- اچھا درس طلباء کی صلاحیتوں کو فروغ فراہم کرتا ہے۔
- اچھے درس میں اساتذہ ایک رہنما، ایک فلسفی، ایک صلاح کار اور ایک دوست ہوتے ہیں۔
- اچھے درس میں اساتذہ بالواسطہ اور بلاواسطہ طور پر شامل رہتے ہیں۔
- اچھی تدریس استاد اور طلباء کے درمیان ہم آہنگی کو ظاہر کرتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: اچھے درس کی خصوصیات لکھیے۔

سوال: تدریس کی نوعیت کو بیان کیجئے۔

1.4 ہندوستان میں درس و تدریس کا قدیم زمانہ سے موجودہ دور تک کا بدلتا ہوا تصور

(The evolving concept of teaching and learning in India from antiquity to the present)

تعلیم ایک بامقصد عمل ہے جس کے ذریعہ طلباء کی ہمہ جہت ترقی و نشوونما عمل میں آتی ہے۔ تعلیم کے یہ تمام مقاصد ہم تدریسی عمل سے حاصل کرتے ہیں۔ درس و تدریس سے طلباء کے مقصود اکتسابی عوامل کو مکمل کر کے طلباء کے داخلی کردار و عادات کو خارجی بامقصد عوامل میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ ان تعلیمی مقاصد کو مکمل کرنے کے لیے ہمیں اپنے فلسفے، سماجیات اور نفسیات کے ساتھ ساتھ کلچر، ثقافت اور تاریخ کو بھی سمجھ کر ایک نصاب کی تدوین کر کے درس و تدریس کی راہ ہموار کرنی پڑتی ہے۔ درس و تدریس کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ تعلیم اور ہماری تہذیب کی۔ مختلف قومیں، ملک اور معاشرے مختلف قسم کے نصاب پر مبنی تدریس فراہم کرتے آ رہے ہیں جن میں سے کچھ آج بھی رائج ہیں۔ جن کو ہم درج ذیل سے سمجھیں گے

- زمانہ
- تدریسی عوامل
- غیر مہذب زمانہ
- تیر اندازی، شکار، کاشت کاری اور دیگر زندگی کی مہارتوں کا درس
- بعد کا زمانہ
- سماجی اور مذہبی زندگی پر مبنی درس و تدریس کی فراہمی

- قدیم ہندوستان
- وید، اپنشد، فوجی تربیت اور دیگر پیشوں جس میں برہمن، ویش، شتری اور شودرا شامل ہیں پر مبنی درس
- قرون وسطیٰ
- مذہب، تاریخ، فلسفہ، ریاضی، اور اخلاقی مضامین کی تدریس
- دور ترقی
- سائنس، پیشہ ورانہ مضامین کی تدریس کے ساتھ نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں کے ساتھ تاریخ فلسفہ اور جغرافیہ وغیرہ
- جدید زمانہ
- جسمانی تعلیم، ٹکنالوجی، تکنیکی سائنس، جدید سائنس، میڈیکل، ذہنی صحت کے مضامین کی تدریس۔

درج بالا جدول سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ درس و تدریس کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ قدیم زمانے سے ہی درس و تدریس کے مختلف طریقہ کار رائج تھے جو زمانے کی ترقی کے ساتھ بدلتے گئے۔ ہر زمانے میں ہی تدریس کے عمل کو ضروری قرار دیا گیا۔ کچھ تدریسی نظام منظم ہوتے تھے اور کچھ اساتذہ کی تربیت اور ان کے عوامل پر مبنی ہوتے تھے۔ قدیم زمانے سے ہندوستان تعلیم کا مرکز رہا ہے۔ ہندوستان کی تمام قومیں اور نسلیں ہندوستان کی سرزمین پر تعلیم و ادب میں اپنی موجودگی کا احساس کرواتی رہی ہیں۔ تمام مذاہب صرف درس و تدریس سے ہی وجود میں آئے اور تمام مذاہب کے رہنماؤں نے درس و تدریس کو ہی اپنا آلہ بنایا۔ جدید دور میں تدریس نے مذہبی غلبہ کو خیر باد کہہ کر سیاسیات، سماجیات، سائنس، ٹکنالوجی اور دیگر عام مضامین پر اپنی توجہ مرکوز کی ہے۔

قدیم زمانہ میں ویدک تعلیم کا درس چار ویدوں اور اپنشد پر مبنی ہوتا تھا اور درس و تدریس کا عمل صرف برہمن کا ہی حق مانا جاتا تھا۔ مہاتما بدھ اور جین مت نے عام لوگوں کو بھی درس و تدریس میں شامل کیا یہ زمانہ قبل مسیح 200 سے 600 کے درمیان کا مانا جاتا ہے۔ اس درس و تدریس پر بھی مذہب کا غلبہ تھا۔ مسلمانوں کے ہندوستان میں قدم رکھتے ہی یہاں کا تعلیمی و تدریسی نظام بھی بدل گیا۔ اب تعلیم اسلامی فلسفہ پر مبنی ہو گئی، جس میں تاریخ، مذہب، فلسفہ، سماجی علوم، سائنسی علوم وغیرہ کا درس شامل تھا۔ یہ دور 1000ء سے شروع ہو کر 1700ء تک کا دور مانا جاتا ہے۔ آج بھی مکتب، مدارس اور دارالعلوم ہمیں ہندوستان میں جگہ جگہ مل جائیں گے۔ انگریزی حکومت کے دوران تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ تدریس ایک پھر بدل گئی۔ اب تدریس میں عام مضامین کے ساتھ ساتھ مغربی فلسفہ، سائنس، معاشیات اور پیشہ ورانہ تعلیم کے مضامین بھی رائج ہو گئے۔ درس و تدریس کو موثر بنانے کے لیے باقاعدگی کے ساتھ بورڈ اور کمیشن کا قیام کیا جاتا تھا۔ اس زمانہ میں تعلیم کی سطحوں کے اعتبار سے ہی درس فراہم کیا جاتا تھا۔ 1937ء میں ہندوستان میں انگریزی طرز تعلیم و تربیت کو خیر باد کہنے کے لیے ڈاکٹر ذاکر حسین اور مہاتما گاندھی وغیرہ نے بنیادی تعلیم کی نیوڈالی جو کہ ہندوستان میں بہت مقبول ہوئی، اب درس و تدریس کا مقصد قوم و ملت کی ترقی ہو گیا چونکہ بنیادی تعلیم میں ہاتھ کی مہارتوں پر زیادہ زور دیا گیا۔

1947ء میں ہندوستان آزاد ہو گیا۔ ہندوستانی آزادی کے بعد تعلیم میں سائنسی مضامین کے ساتھ ساتھ سماجی مطالعہ کا درس، علم زراعت، پیشہ ورانہ تعلیم میں انجینئرنگ، میڈیکل، ٹکنیکل کورسوں کی شروعات کی گئیں، تعلیم و تدریس کو منظم کرنے کے لیے کئی بورڈ اور

پالیسی کا قیام کیا گیا 2020ء میں نئی قومی تعلیمی پالیسی بنانے کا کام جناب کستوری رنگن کی قیادت میں مکمل کیا گیا۔ اس قومی تعلیمی پالیسی نے 34 برس کے بعد ہندوستان میں درس و تدریس میں ٹیکنالوجی کو شامل کرنے پر بہت زور دیا ہے۔

جدید دور میں درس و تدریسی عمل طلباء کو ذہنی، جسمانی، جذباتی، حسی و حرکی نشوونما کرنے، طلباء کو معاشرے میں ہم آہنگی کرنے اور طلباء کو سماج میں ایک اعلیٰ مقام فراہم کرنے کے لیے ہی انجام دی جاتی ہیں۔ آج کا درس حرکیاتی ہے، جس میں اساتذہ تدریسی نصاب کے مطابق تدریسی آلات اور مختلف ٹیکنیکوں کے ساتھ تدریسی ماحول تیار کرتے ہیں اور طلباء خود ترقیاتی عوامل اور کارکردگیوں کے ساتھ علم حاصل کرتے ہیں جو ان کی اپنی دلچسپیوں، ذہنی صلاحیتوں اور سہولتوں پر مبنی ہوتی ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: درس و تدریس کی تاریخ بیان کیجیے۔

1.5 تدریس کے اغراض و مقاصد (Aims and Objectives of Teaching and Learning)

دینا کے تمام ممالک اپنے اہداف تعلیم سے ہی پورا کرتے ہیں تعلیم ہدف کو مقاصد میں تبدیل کر کے مضامین میں تلاش کرتی ہے۔ تعلیم کا ہر مقصد حاصل کرنے کے اقدام اغراض سے آراستہ ہوتے ہیں۔ تمام مضامین کی درس و تدریس میں انہیں اغراض و مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے اساتذہ مسلسل کوشاں رہتے ہیں۔

مقاصد کی معنی

طلباء و طالبات کی ترقی و نشوونما ہی ایک سماج کی ترقی ہے اور اس مقصد کو درس و تدریسی عمل پورا کرتے ہیں درس میں شامل ہر مضمون کسی نہ کسی مقصد کو واضح کرتا ہے اور کسی نہ کسی طرح درس کے عمل کو مکمل کرتا ہے۔ درس و تدریس کے تمام مقاصد اس مضمون کی ساخت پر مبنی ہوتے ہیں جو کہ طلباء کی ذہنی، جسمانی و جذباتی نشوونما اور ترقی کی تکمیل کرتے ہیں۔ درس و تدریس کے دوران ہر نوعیت کے مقاصد کو حاصل کرنا معلم کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے چونکہ زیادہ تر مقاصد کا تعلق درجہ میں درس و تدریسی عمل سے ہی ہوتا ہے اور بعض اسکول کی باہری زندگی سے جڑے ہوئے ہوتے ہیں اور یہ مقاصد ہی ہیں جو ہمیں تعلیم کا ہدف حاصل کرنے کا راستہ فراہم کرتے ہیں۔

درس و تدریس کے مقاصد میں درج ذیل کی شمولیت رہتی ہے

- علم حاصل کرنے میں مدد فراہم کرنا: درس و تدریس کا اولین مقصد طالب علم کو علم حاصل کرنے میں مدد فراہم کرنا ہے، جو صرف درسی کتابوں تک محدود نہیں ہے بلکہ اس تدریس کا بنیادی مقصد طلباء میں علم اور ذہانت کو فروغ دینا ہے۔

- طلباء کے کردار اور طرز عمل کی تشکیل: تدریس کا مقصد طلباء کے علم کو فروغ دینا ہے جس سے طلباء کے کردار و عادات اور طرز عمل کی تشکیل مقصود ہوتی ہے اور طلباء کے روایات و رجحانات میں تبدیلی پیدا کی جاتی ہے۔
- خود مختاری: اساتذہ درس و تدریس سے طلباء کی جسمانی، ذہنی اور جذباتی ترقی فراہم کرتے ہیں تاکہ طلباء خود مختار بن سکیں۔
- طلباء کی حوصلہ افزائی: اساتذہ تدریس سے طلباء کے اندر محرکات پیدا کرتے ہیں اور تقویت فراہم کرتے ہیں، جس سے طلباء کے اندر اپنے ہدف کو حاصل کرنے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور یہ اپنی عملی زندگی میں کامیابی کی منزل طے کرتے ہیں۔
- تخلیقی سوچ قائم کرنا: اساتذہ درس سے طلباء کے اندر تخلیقی سوچ اور مسائل کو خود حل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
- سماجی مہارتوں کو فروغ دینے کے لیے: درس و تدریس کا عمل طلباء کے اندر مجموعی طور پر زندگی سے تعلق رکھنے والی اقدار کو فروغ دینا ہوتا ہے، تاکہ طلباء اپنی مکمل نشوونما کر سکیں۔
- مستقبل کی تیاری: درس و تدریس سے اساتذہ طلباء کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو پہچان کر انھیں فروغ دیتے ہیں تاکہ طلباء اپنی مستقبل کی زندگی کو خوشگوار بنا سکیں۔

مقاصد کی اہمیت

ہر مضمون میں طلباء و طالبات کا علم و فہم اور اس کا استعمال و اطلاق موجودہ زندگی سے ہی نہیں بلکہ مستقبل کی زندگی سے بھی وابستگی رکھتا ہے اس لیے طلباء کے لیے مضامین کی اقدار، روایات و رجحانات اور مہارتوں کو باآسانی حاصل کرنے کے لیے درس و تدریس کے مقاصد کا تعین کیا جاتا ہے، چنانچہ ایک معلم کے لیے بھی یہ بے حد ضروری ہے کہ اس کے ذہن میں یہ بات صاف ہو کہ وہ طلباء میں کن تصورات، خصوصیات اور مہارتوں کی نشوونما کرنا چاہتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ کون سے اصول، حقائق، قدروں و روایات و رجحانات کو پیدا کرنا چاہتا ہے، ان تمام کا حصول ایک مقصد کے تحت ہی عمل میں آتا ہے اس لیے مقاصد کی اہمیت ہر طرح کی تعلیم و تدریس میں مسلم ہے۔

اگر معلم کے ذہن میں مقاصد پہلے سے ہی ہوں گے تو وہ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے مناسب عمل تیار کرے گا ورنہ بغیر مقاصد کے اس کا عمل رائیگاں ہی جائے گا جس کے نتائج طلباء و اساتذہ اور معاشرے کے لیے اچھے نہ ہوں گے۔

اغراض کے معنی

تمام تعلیمی خاکہ اور نصاب ان مقاصد کی ہی طرف رخ کرتے ہیں جن سے طلباء کی مکمل نشوونما اور ترقی ممکن ہوتی ہے چونکہ ایک معلم ایک وقت میں ایک ہی مقصد کو حاصل کر سکتا ہے، بیک وقت سارے مقاصد کو حاصل کرنا کسی معلم کے لیے ممکن نہیں۔ اس لئے تدریسی مقاصد کئی حصوں میں تقسیم کیے جاتے ہیں اور انہیں ہم نکلڑوں میں حاصل کرتے ہیں، ہر درس میں حاصل شدہ مقاصد کے بھی کئی اقدام ہوتے ہیں اور ایک مقصد حاصل کرنے کا ہر قدم اغراض کہلاتا ہے۔ ہر مقصد کا گہرا تعلق ان اقدار سے ہوتا ہے جو ہم تدریس کے ذریعہ طلباء میں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور اغراض دراصل یہ ہی قدریں ہوتی ہیں جن کے لئے ہم ایک مقصد حاصل کرنے کے لیے اقدام کرتے ہیں۔

اغراض کی اہمیت

- معلم اپنے مقصد کو اغراض کے ذریعہ کسی چیز کی تعریف یا وضاحت کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔
- اغراض معلم کو ایک مقصد حاصل کرنے کا راستہ ہموار کرواتے ہیں۔
- اغراض ایک مصغر (Micro) تدریسی سرگرمی کے عمل کو بھی کہہ سکتے ہیں۔
- اغراض کے ذریعہ تدریسی حکمت عملیوں، تدریسی طریقوں اور تدریسی گر کو طے کر استعمال کیا جاتا ہے۔
- اغراض کی مدد سے معلم طلباء کے برتاؤ، روایات و رجحانات میں تبدیلی پیدا کر سکتا ہے۔

اغراض و مقاصد میں فرق

اغراض اور مقاصد میں فرق کا جدول

مقاصد	اغراض
مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے کافی وقت درکار ہوتا ہے۔	اغراض کو ایک مقررہ وقت میں حاصل کیا جاسکتا ہے۔
مقاصد ایک عام بیان ہے جو کسی عمل کی سمت کو واضح کرتا ہے۔	اغراض کسی بھی تدریسی عمل میں سنگ بنیاد ہوتے ہیں۔
مقاصد واضح کرتے ہیں کہ یہ مضمون کیوں پڑھایا جا رہا ہے۔	اغراض یہ واضح کرتا ہے کہ اس تدریس کے بعد کیا حاصل ہوگا۔
مقاصد وسیع اور غیر واضح نوعیت کے ہوتے ہیں۔	اغراض محدود اور واضح ہوتے ہیں۔
مقاصد کو حاصل کرنا اسکول اور سماج کی ذمہ داری ہوتی ہے۔	اغراض کو حاصل کرنا معلم کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: مقاصد کی اہمیت بیان کیجیے۔

سوال: اغراض و مقاصد میں فرق واضح کیجیے۔

1.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- تدریس ایک ایسا فن ہے جو کہ سائنس اور آرٹ دونوں مہارتوں سے مل کر عمل میں آتا ہے۔
- درس و تدریس اساتذہ اور طلباء کے درمیان ایک تعامل ہوتا ہے جہاں ایک کم تجربہ کار طالب علم ایک تجربہ کار ماہر سے مختلف

عنوانات پر علم حاصل کر اس عنوان پر عبور حاصل کرنا چاہتا ہے۔

- B.O. Smith کے مطابق:- ”تدریس ایک ایسا نظام ہے جس کا مقصد مؤثر اکتسابی تجربات کی حصولیابی کرنا ہے“
- تعلیمی ماحول کے اعتبار سے درس و تدریس عام طور پر تین طریقہ پر مبنی ہوتا ہے۔ پہلا روایتی تعلیم (Formal Education)، دوسرا غیر روایتی تعلیم (Informal Education) اور تیسرا ہم روایتی تعلیم (Non-Formal Education)
- مقاصد کے اعتبار سے درس و تدریس کو تین طریقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ذہنی علاقہ، جذباتی علاقہ اور حسی و حرکی علاقہ۔
- درس و تدریس کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ قدیم زمانے سے ہی درس و تدریس کے مختلف طریقہ کار رائج تھے جو زمانے کی ترقی کے ساتھ بدلتے گئے۔
- قدیم زمانہ میں ویدک تعلیم کا درس چار ویدوں اور اپنشد پر مبنی ہوتا تھا اور درس و تدریس کا عمل صرف برہمن کا ہی حق مانا جاتا تھا۔ مہاتما بدھ اور جین مذاہب نے عام لوگوں کو بھی درس و تدریس میں شامل کیا۔
- 2020ء میں نئی قومی تعلیمی پالیسی کا قیام جناب کستوری رنگن کی قیادت میں مکمل کیا گیا۔ اس قومی تعلیمی پالیسی نے 34 برس کے بعد ہندوستان میں درس و تدریس کو ٹیکنالوجی کے ساتھ شامل کرنے پر بہت زور دیا ہے۔
- طلباء و طالبات کی ترقی و نشوونما ہی ایک سماج کی ترقی ہے اور اس مقصد کو درس و تدریسی عمل پورا کرتے ہیں درس میں شامل ہر مضمون کسی نہ کسی مقصد کو واضح کرتا ہے اور کسی نہ کسی طرح درس کے عمل کو مکمل کرتا ہے۔
- تدریسی مقاصد کئی حصوں میں تقسیم رہتے ہیں اور انہیں ہم نکلڑوں میں حاصل کرتے ہیں، ہر درس میں حاصل شدہ مقاصد کے بھی کئی اقدام ہوتے ہیں اور ایک مقصد حاصل کرنے کا ہر قدم اغراض کہلاتا ہے۔

1.7 فرہنگ (Glossary)

یادداشت پر مبنی سطح	میموری لیول (Memory Level)
طلباء کو مواد مضمون سے تعلق رکھتی ہوئی سمجھ فراہم کرتے ہیں۔	تفہیم کا مرحلہ (Understanding Level)
ذہن پر مبنی عکاسی کا مرحلہ	عکاسی کا مرحلہ (Reflective Level)
تدریس علم کا وسیلہ ہے	Teaching is a Knowledge Process
تدریس ایک تعاطلی عمل ہے	Teaching is a coordinated Process
دو چیزوں میں یکسانیت	مطابقت (Similarities)
روایتی تعلیم (اساتذہ اور طلباء آمنے سامنے) رہ کر حاصل و فراہم کی جاتی ہیں۔	روایتی تعلیم (Formal Education)
غیر روایتی تعلیم کے مقاصد جگہ وقت وغیرہ طے شدہ نہیں ہوتے،	غیر روایتی تعلیم (Informal Education)

ہم روایتی تعلیم	ہم روایتی تعلیم (Non-Formal Education)
شروعاتی زمانہ	غیر مہذب زمانہ (Ancient Period)
عام طور پر 1100ء سے 1700ء تک کا دور	قرون وسطیٰ (Medieval Period)
اغراض کو ایک مقررہ وقت میں حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ایک مقصد میں کئی اغراض کی شمولیت رہتی ہے۔	اغراض (Objectives)
مقاصد واضح کرتے ہیں کہ کوئی مضمون کیوں پڑھایا جا رہا ہے۔	مقاصد (Aims)

1.8 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1. درجہ میں تدریس کے خاص مقاصد ہیں۔
 - (a) طلباء میں تخلیقی سوچ پیدا کرنا
 - (b) طلباء کی ہمہ جہت شخصیت کو فروغ دینا
 - (c) معلومات فراہم کرنا
 - (d) صرف درجہ میں کامیابی حاصل کروانا
3. تعلیم کا وہ کون سا طریقہ ہے جس میں صرف نصاب کی تدوین اور طریقہ تدریس کی منصوبہ بندی نہیں کی جاتی؟
 - (a) Formal Education
 - (b) Non-Formal Education
 - (c) Informal Education
 - (d) Fixed Education
4. قدیم ہندوستان میں تعلیم فراہم کرنے کا کی ذمہ داری کس پر تھی؟
 - (a) وید کو
 - (b) پنڈت کو
 - (c) ویش کو
 - (d) شودر کو
5. عہد قرون وسطیٰ میں تعلیم فراہم کی جاتی تھی؟
 - (a) مکتب و مدرسہ میں
 - (b) گروکل میں
 - (c) اسکولوں میں
 - (d) کہیں نہیں
6. تنظیم کے اعتبار سے کون سی تدریس کی قسم نہیں ہے۔
 - (a) Laissez-faire
 - (b) آمرانہ تدریس
 - (c) جمہوری تدریس
 - (d) غیر روایتی تعلیم

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. ہندوستان کی تعلیم اور تدریس کے بدلتے ہوئے زاویوں پر روشنی ڈالیے۔

2. تدریس کے اغراض اور مقاصد میں فرق واضح کیجیے۔
3. موثر تدریس کی اہم خصوصیات بیان کیجیے۔
4. تدریس کے عمل میں اساتذہ اور طلباء کے اشتراک پر ایک نوٹ لکھیے۔
5. موثر تدریس سے معاشرہ کی تشکیل کس طرح کی جاسکتی ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. تدریس فراہم کرنے میں معاون جدید آلات کا تعارف بیان کیجیے؟
2. تدریس میں اساتذہ کے کردار کی وضاحت مثالوں کے ساتھ کیجیے؟

1.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. Aggarwal J.C. (1995). Essential Educational Technology Learning Innovations, Vikas Publications. New Delhi, India.
2. Ansari, T. A. (2018). "Taleem me maloomati w tarsili technology ka istemal": Vol. I, 2018th, ISBN-978-93-85295-87-4, Published by Noor Publication, New Delhi. India.
3. Ansari, T. A. (2019). Uses of ICT in Teaching learning and Education: Vol. I, 2019th, ISBN-93-87635-74-0, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India.
4. Hilgard, E.R. and Bower, G.H. Theories of Learning. New Delhi: Prentice Hall of India.
5. Ansari, T. A. (2019). "Educational Curriculum and Curriculum Development": Vol. I, 2019th, ISBN-978-93-85295-97-3, Published by Noor Publication, New Delhi. India
6. Ansari, T. A., Patel.M., Zaidi. Z.I., (2019). "ICT Based Teaching and learning": Vol. -6, Edition-2018th, ISBN-978-93-80322-12-4, Published by Directorate of Translation and Publication, MANUU, Hyderabad. TS India.
7. Ansari, T. A. (2016). Guidance and Counselling in Teaching and Learning: Vol. I, 2016th, ISBN-93-81029-92-X, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India .